REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

55

ربوہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

۳ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱۰

الفضل

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۷ صلح ۱۳۳۵ ہش - ۱۷ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

صحت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کوشش کرو کہ دین کی خاطر وطنوں کو خیرباد کہنے اور روحانی نو آبادیاں قائم کرنے کا جذبہ تمہارے اندر نسلاً بعد نسلٍ زندہ رہے

اگر اس عزم کے ساتھ تم دین کی خدمت کرو گے تو خدا یقیناً تمہاری مدد کریگا اور کامیابی ضرور تمہارے قدم چومے گی

جامعۃ المبشرین کے طلباء سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پُر معارف خطاب

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ ہفتہ کے روز جامعۃ المبشرین کی ایک محفل استقبال میں تقریر کرتے ہوئے جامعہ کے طلباء کو دین کی خاطر اپنے گھروں کو خیرباد کہنے اور پورے اشتیاق کے ساتھ دوسروں تک پیغام حق پہنچا کر انہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا جو قوم دنیا میں پھیلنے اور اس راہ میں رضا بالقضا کا نمونہ دکھانے کے لئے تیار رہتی ہے۔ اور نو آبادیاں قائم کرنے کا اشتیاق رکھتی ہے۔ وہ کبھی تباہ نہیں ہوتی۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دنیا کی فاتح قوموں نے فتوحات کی خاطر اپنے وطنوں کو چھوڑا۔ اور اس طرح دنیا میں نئی سلطنتوں کی بنیاد ڈالی۔ تم بھی دین کی خاطر وطنوں اور عزیزوں سے مہجوری اختیار کرنے کی روح کو نسلاً بعد نسلٍ زندہ رکھنے کی کوشش کرو۔ اور اسلام کو پھیلا کر روحانی نو آبادیاں قائم کرتے چلے جاؤ۔ خدا اس کے بدلے میں تمہیں دائمی قسم کی زندگی عطا کرے گا۔ کیونکہ افراد مر سکتے ہیں اقتیں نہیں مرتیں۔ ان کی زندگی ایک طرح سے اپنے اندر دائمی زندگی کا رنگ رکھتی ہے۔ یہ تقریب جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلبا کی طرف سے مبلغ فلسطین مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل کو خوش آمدید کہنے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ جو سرزمین فلسطین میں اٹھارہ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ اس بابرکت تقریب میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ عالمی عدالت انصاف کے جج جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور بعض دیگر بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو جامعہ کے ایک طالب علم مکرم محمود احمد صاحب مختار نے کی بعدہ جامعہ کے پرنسپل مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل نے ایک مختصر سی تقریر میں اس تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا آج کی تقریب مبلغ فلسطین مکرم مولوی محمد شریف صاحب کو خوش آمدید کہنے کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ مولوی صاحب موصوف سرزمین فلسطین میں ۱۸ سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں۔ اور عمر کا ایک بڑا حصہ میدان تبلیغ میں گزارنے کے بعد اپنے وطن واپس آئے ہیں۔ پھر یہ پہلا موقعہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعۃ المبشرین کی نئی عمارت میں (جو تا حال زیر تکمیل ہے) اپنی تشریف آوری سے جامعہ کے اساتذہ اور طلباء کو سرفراز فرمایا ہے۔ اس طرح یہ تقریب ہم سب کے لئے اور بھی زیادہ برکت و سعادت کے حصول کا ذریعہ بن گئی ہے۔ مزید براں جامعہ کے ایک استاد مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل جامعہ سے دفتر تفسیر القرآن کی طرف منتقل ہو رہے ہیں سو ہم سیدنا حضرت امیر المومنین کی نئی عمارت میں تشریف آوری پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں شکر گزاری اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبلغ فلسطین مکرم مولوی محمد شریف صاحب کو خوش آمدید اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل کو الوداع کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی محمد شریف صاحب کو ان کی مراجعت مبارک کرے۔ اور اسی طرح مکرم جلیل صاحب کی دوسرے صیغہ میں منتقلی کو ان کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

مکرم مولوی محمد شریف صاحب کی تقریر

مکرم پرنسپل صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد شریف صاحب نے عربی زبان میں تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ جن کی خاص توجہ اور کوشش کے نتیجہ میں انہیں اپنی زندگی خدمت دین کی خاطر وقف کرنے اور پھر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے کہا حضور ایدہ اللہ کا یہ ایک بہت بڑا احسان ہے کہ حضور نے علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس کے لئے جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین جیسے ادارے قائم فرمائے ہیں۔ میں ان خوش طلباء میں سے ہوں جنہوں نے ان اداروں میں علم دین حاصل کیا ہے۔ اور وہ اس قابل ہوئے ہیں کہ دنیا میں خدا کے دین کی اشاعت کا فریضہ ادا کر سکیں میں حضور کے احسان عظیم کا اس رنگ میں شکر ادا کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے بعد اپنے بچوں کی زندگیوں کو بھی خدمت اسلام کے لئے وقف کروں اور وہ بھی انہی اداروں میں دینی تعلیم حاصل کر کے فریضہ تبلیغ ادا کریں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ جہاں مجھے خدمات دین کے مواقع سے نوازتا رہے وہاں میری اولاد کو بھی اسی سعادت سے بہرہ ور کرے۔

حضور ایدہ اللہ کا پُر معارف خطاب

مکرم مولوی محمد شریف صاحب کی تقریر کے بعد (باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے مگر گاہے گاہے اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اور ابھی تک آپ کام کی کوفت برداشت نہیں کر سکتے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی تار سے اطلاع ملی ہے کہ انہیں جناح ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے اور ڈاکٹر جمعہ اور کرنل شاہ ان کا معائنہ کر رہے ہیں۔ ابھی تک ٹسٹ مکمل نہیں ہوئے۔ اور حالت بدستور ہے۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

عالمی عدالت انصاف کے جج ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ربوہ میں چند روز قیام فرمانے کے بعد کل لاہور واپس تشریف لے گئے۔ مورخہ ۱۴ جنوری ہفتہ کے روز آپ نے تعلیم الاسلام کالج اور جامعۃ المبشرین میں "مغرب میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ ان تقاریر کے خلاصے آئندہ اشاعت میں شائع کئے جائیں گے

— لاہور ۱۵ جنوری۔ مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آجکل بیمار رہتے ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

سابق مبلغ انڈونیشیا کے لئے دعا کی درخواست

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا بھی لاہور میں عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

طلوع سحر و غروب آفتاب

لاہور ۱۶ جنوری۔ آج صبح سورج ۷ بجکر ایک منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۳۳ منٹ پر غروب ہو گا۔ آج صبح مطلع صاف تھا۔ اور موسم خوشگوار۔ دفتر موسمیات کی اطلاع کے مطابق آج دن بھر مطلع صاف رہے گا۔ اور رات کے وقت موسم میں تبدیلی ہو جائے گی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷؍ جنوری ۵۶ء

اسلام اور تصویر

اسلام میں تصویر کا مسئلہ بھی آج ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ آج کے زمانہ میں تصویر سے بہت سے علمی کام لئے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ امر قابل غور اور قابل تصفیہ ہے کہ آیا اسلام ہر قسم کی تصاویر کی ممانعت کرتا ہے۔ یا یہ ممانعت کسی خاص وجہ پر مبنی ہے۔ بعض قدیم علماء جو شریعت کے ظاہر پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ ہر قسم کی تصاویر کو ممنوع قرار دیتے ہیں۔ اور اسلامی ممالک میں اب جو تصاویر کا رواج ہو رہا ہے اس کو مغرب کی بے جا تقلید غیر اسلامی سمجھتے اور حرام قرار دیتے ہیں۔ ذیل میں ہم نوائے وقت سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس میں مصر کے مفتی اعظم نے تصاویر کے متعلق اپنے ایک فتویٰ کی خود وضاحت فرمائی ہے۔ فھو ھذا۔

"اسلام اور تصویر

مفتی مصر شیخ حسن ماموں نے ایک حدیث شریف کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو دیا جائے گا۔ مصور اس حدیث شریف کو سن کر کانپ اٹھے۔ اور بہت سوں نے یہ پیشہ ترک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جب مفتی مصر کو اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ حدیث کا مقصد ان تصاویر کی ممانعت ہے۔ جو شرعی لحاظ سے ممنوع ہیں۔ مثلاً انبیا علیہم السلام کی تصاویر یا ایسی تصویریں جو انسان کے سفلی جذبات کو برانگیختہ کرتی ہوں۔ لیکن وہ تصویریں جن سے انسانی روح کو مسرت حاصل ہوتی ہو۔ یا علمی نقطۂ نظر سے مفید ہوں۔ بالکل جائز ہیں۔ اور ایسی تصویریں بنانے والے اجر کے مستحق ہیں۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۲؍ جنوری ۵۶ء)

آج سے تقریباً پچاس برس پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصاویر کے متعلق حسب ذیل ارشاد فرمایا ہے:۔

"اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہوں۔ حرام کئے ہیں۔ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دینے اور انسان کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے ہیں اور اہل فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو مضطر کرتی ہے۔ وہ میرے فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنا لیں۔ کیونکہ اس طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور شرک تک پہنچتی ہیں۔ اس لئے میں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو۔ ایسے کاموں سے دستکش رہیں۔ بعض صاحبوں کے میں نے کارڈ دیکھے ہیں۔ اور ان کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے۔ میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصاویر جا بجا نصب کرتے ہیں یہ اور بات ہے۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے لغو کام منجر بشرک ہوتے ہیں اور بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہندوؤں اور نصاریٰ میں پیدا ہو گئیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جو شخص میرے نصائح کو عظمت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور میرا سچا پیرو ہے۔ وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہے گا۔ ورنہ وہ میری ہدایتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا ہے اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے۔" ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۵

(الفضل ۱۷؍ جنوری ۵۶ء)

اس بارہ میں حضور اقدس علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے:۔

"بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے۔ اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری جماعت پر سر نکالتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں درج کر دیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ (وہ تحریر اوپر درج کی جا چکی ہے ناقل) جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں۔ ان پر ہم سخت ناراض ہیں۔ ان پر خدا ناراض ہے۔ ہاں اگر کسی طریق سے کسی انسان کی روح کو فائدہ ہو۔ تو وہ طریق مستثنیٰ ہے۔ ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا (جس کے ایک طرف حضرت اقدس کی تصویر تھی۔ ناقل) دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لا کر دکھایا کہ میں نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خرید کئے تھے۔ اب کیا کروں۔ فرمایا۔ ان کو جلا دو اور تلف کر دو۔ اس میں اہانت دین اور اہانت شرع ہے۔ نہ ان کو گھر میں رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ اس سے اخیر میں بت پرستی پیدا ہوتی ہے۔ اس تصویر کی جگہ اگر تبلیغ کا کوئی فقرہ ہوتا۔ تو خوب ہوتا۔" (فتاویٰ احمدیہ جلد ا صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶)

(الفضل ۱۷؍ جنوری ۵۶ء)

مصر کے مفتی اعظم نے بھی آج تقریباً پچاس سال کے بعد بعینہٖ وہی فتویٰ دیا ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوپر کے حوالوں سے واضح ہوتا ہے۔

در اصل اسلام میں تصویر اسی وجہ سے ممنوع کی گئی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی وجہ سے اس سے روکا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت فرما دی ہے۔ کہ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہوں۔ حرام کئے ہیں۔

قدیم اقوام میں اکثر تصاویر خواہ جانوروں کی ہوں۔ یا انسانوں کی بت پرستی کی غرض سے ہی بنائی جاتی تھیں۔ بہت سی اقوام جانوروں بلکہ خاص خاص درختوں کو بھی دیوتا خیال کر کے پوجتی تھیں۔ بلکہ ہندو اور شاید چینی بھی اب تک جانوروں اور درختوں بلکہ پہاڑوں دریاؤں اور دیگر مظاہر قدرت کی بطور دیوتا پوجا کرتے ہیں۔ اس طرح ان اشیاء کی تصاویر بت پرستی کا ایک بہت بڑا ذریعہ تھا۔ مسلمانوں کے سوا شاید اب بھی تمام مذاہب کے لوگ اپنے اپنے پیشواؤں کی خیالی تصاویر بنا بنا کر پوجتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری ؑ۔ حضرت کرشن ؑ اور حضرت رام ؑ کی تصاویر مصور اپنے اپنے تخیل کے مطابق بناتے ہیں۔ اور حقیقت سے ناآشنا عوام ایسی تصویروں کو حقیقی سمجھ کر اپنی پرستش کا آلہ بناتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے جہاں اسلام نے مٹی پتھر اور لکڑی کے بتوں کو ممنوع قرار دیا۔ وہاں ایسی تصاویر کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ جن سے شرک کو تقویت پہنچ سکتی ہے۔

افسوس ہے کہ اب بعض مسلمان کہلانے والوں نے بھی غیر مسلموں کی تقلید میں ہیرو ورشپ کو کسی حد تک اپنا لیا ہے۔ جو بالیقین بت پرستی کے مبادیات میں سے ہے۔ چنانچہ ایران میں تو بعینہٖ عیسائیوں اور ہندوؤں کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر ائمہ کی خیالی تصاویر کثرت سے شائع ہو رہی ہیں۔ اور عجوبہ کے طور پر بعض لوگ جو ایران سے آتے ہیں۔ ایسی تصویریں پاکستان میں بھی لے آتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوست نے ہمیں بھی کچھ عرصہ ہوا ایسی تصویریں دکھائی تھیں۔ یقیناً ایسی تصویریں اسلام میں ممنوع ہیں خاصکر بزرگوں کی خیالی تصویریں جو عوام کو بت پرستی اور شرک کی طرف مائل کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے سوا شاید شیعہ فرقہ کے ان کا رواج کبھی نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی صرف مسلمان ہی خالص توحید کے علمبردار ہیں۔ چنانچہ انگریزی کے مشہور تاریخدان نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "یورپ کے اخلاق کی تاریخ" میں لکھا ہے۔ کہ مجھے دو باتوں پر سخت حیرانی ہے۔ ایک تو یہ کہ یونان نے صرف چند سالوں میں تقریباً تمام علوم کی بنیاد رکھ دی۔ اور دوسرے یہ کہ جو قوم ایک دفعہ اسلام قبول کر لیتی ہے۔ پھر ہمیشہ کے لئے بت پرستی سے مبرا ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اسلام ہی کا اثر ہے۔ کہ آج تمام بت پرست اقوام بھی بت پرستی چھوڑ کر ایک خدا تعالیٰ کی قائل ہوتی جا رہی ہیں۔ اور جو ابھی تک بت پرستی کر بھی رہی ہیں۔ وہ کبھی تاویل سے کام لیتی ہیں۔ اور کہنے لگی ہیں۔ کہ ہم دیوتاؤں (بتوں) کی نہیں بلکہ ان کی تصاویر (تصورات) کی پرستش کرتے ہیں۔ اور اسی طرح ان اقوام میں بھی بت پرستی کے قلع و قمع کی ابتدا ہو چکی ہے۔ اور امید ہے کہ جلد ہی خواص کے علاوہ تعلیم بڑھنے کے ساتھ عوام میں بھی تمام دنیا سے بت پرستی ختم ہو جائے گی۔ اسلام کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جو کوئی پہلا دین سرانجام نہیں دے سکا تھا۔ حتیٰ کہ عیسائیوں نے خود عیسیٰ علیہ السلام کو ہی ایک خداوند (دیوتا) بنا کر رکھ دیا۔ حالانکہ آپ خالص توحید کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

اسلام یہ عظیم الشان کارنامہ اسی وجہ سے سرانجام دینے میں کامیاب ہوا ہے۔ جیسا کہ ہر امر میں اس کا طریق ہے۔ بت پرستی کے مبادیات کو بھی روک دیا۔ اور تصاویر کو ممنوع قرار دیا۔ اسلام جیسا کہ ہم اوپر واضح کر چکے ہیں۔ اپنے اس مقصد میں بھی نہایت کامیاب ہوا ہے۔ اور اس نے نہایت خوبی سے شرک کا ہمیشہ تک کے لئے سدّباب کر دیا ہے۔

اب تعلیم کے فروغ کے ساتھ عوام بھی شرک اور علمی غرض میں فرق کر سکتے ہیں۔ اس لئے جہاں پیشوایانِ مذاہب کی خاص کر خیالی تصویریں ممنوع ہیں۔ وہاں محض علمی اغراض کے لئے خیالی یا عکسی تصاویر ان حدود تک جائز ہونی چاہئیں۔ جن کی وضاحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر اسود و احمر کا روح پرور اجتماع

صداقتِ احمدیت کی ایک زندہ اور روشن دلیل

(۲)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کی رات کو جو ایک اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں بیرونی ممالک سے آئے ہوئے احمدی احباب نے اقصائے عالم میں تبلیغ اسلام کے حالات پر نہایت ایمان افروز تقاریر کی تھیں ان میں سے شام کے ملہم السید سلیم الجابی کی تقریر کا خلاصہ کل کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ آج مغربی افریقہ۔ مشرقی افریقہ۔ چین۔ ڈچ گی آنا۔ ٹرینیڈاڈ۔ انڈونیشیا عدن اور فلسطین کے احباب کی تقاریر کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے

عبدالوہاب ابن آدم صاحب۔ گولڈ کوسٹ

السید سلیم الجابی صاحب کی ایمان افروز تقریر کے بعد گولڈکوسٹ مغربی افریقہ کے عبدالوہاب صاحب ابن آدم نے گولڈکوسٹ میں تبلیغ اسلام کے حالات پر اردو زبان میں تقریر کی۔ آپ نے گولڈکوسٹ کے جغرافیائی حالات بیان کرنے کے بعد گولڈکوسٹ میں احمدیت کی ابتدا اور روز افزوں ترقی کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور اس امر پر خاص زور دیا کہ اگر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گولڈکوسٹ میں مجاہدین احمدیت کو نہ بھیجتے تو عیسائیت سارے ملک میں غالب آکر اسلام کا نام بھی وہاں باقی نہ رہنے دیتی۔ مجاہدین احمدیت نے وہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیرہدایت تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے ایک وسیع نظام کی بنیاد ڈالی۔ اور اسلام کی حقانیت کو وہاں کے لوگوں پر اس خوبی سے واضح کیا کہ وہی لوگ جو عیسائیت قبول کر کر کے اسلام سے دور ہوتے جا رہے تھے خود حلقہ بگوش اسلام ہونے شروع ہو گئے۔ اور گولڈکوسٹ میں عیسائیت کی روحانی فتح کے سب منصوبے خاک میں مل کے رہ گئے۔

مکرم عبدالوہاب صاحب نے گولڈکوسٹ میں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ حضرت فضل الرحمٰن صاحب حکیمؓ اور حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علیؓ کی مجاہدانہ کوششوں اور ان کی بے لوث اور انتھک خدمات کا ذکر کرنے کے بعد بتایا۔ آج وہاں جگہ جگہ نہایت منظم جماعتیں قائم ہیں۔ جماعت کے اپنے سکول اور مساجد ہیں۔ اور جہاں تک تنظیم اور تعداد کا تعلق ہے۔ غالباً برصغیر ہند و پاکستان کے بعد گولڈکوسٹ کا ہی نمبر آتا ہے۔ وہاں جماعت کے پرائمری سکولوں کے علاوہ ایک ہائر سیکنڈری سکول بھی چلا رہی ہے۔ علاوہ ازیں وہاں کی جماعت نے چھوٹی چھوٹی مسجدوں کے علاوہ دس ہزار پونڈ کی لاگت سے ایک عالی شان مسجد بھی تعمیر کی ہے۔ اس مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر ہمارے ملک کے وزیر اعظم بعض دوسرے وزراء اور دیگر سربرآوردہ حضرات بھی آئے ہوئے تھے۔

علاوہ ازیں مغربی افریقہ سے اس وقت جماعت کی طرف سے کئی انگریزی اخبار بھی نکل رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہاں اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ تبلیغ اسلام کی ان مجاہدانہ کوششوں سے عیسائی مشنری سخت پریشان ہو رہے ہیں کیونکہ اب وہاں پہلے کی طرح ان کی دال نہیں گلتی۔ چنانچہ حال ہی میں امریکہ کے مشہور رسالہ لائف نے لکھا ہے۔ کہ مغربی افریقہ میں جہاں ایک شخص عیسائی ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دس افریقی اسلام قبول کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے عیسائیت اب وہاں ناکام ہو چکی ہے۔ دوران تقریر میں عبدالوہاب صاحب نے جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ اور مبلغین اسلام کی مجاہدانہ سرگرمیوں سے متعلق بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ اور ان سب کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے ساتھ ہی اس امر پر زور دیا کہ احباب کرام اللہ تعالیٰ کے حضور سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ کہ جن کے وجود کی برکت سے دنیا کے دور دراز علاقوں میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور بڑے بڑے تاریک گوشے بھی اسلام کے نور سے منور ہو رہے ہیں۔

عمری عبیدی صاحب مشرقی افریقہ

مغربی افریقہ کے عبدالوہاب ابن آدم صاحب کے بعد مشرقی افریقہ کے مکرم عمری عبیدی صاحب نے انگریزی زبان میں اپنے وطن کے جغرافیائی تاریخی اور سیاسی حالات بیان کرنے کے بعد مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور بتایا کہ وہاں اس وقت ہمارے ۸ مبلغ کام کر رہے ہیں ہر چند کہ ان کا مقابلہ عیسائی مشنریوں سے ہے جو پوری طرح منظم ہیں۔ تاہم جس ایثار اور اخلاص کے ساتھ احمدی مجاہدین وہاں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے وہاں اسلام دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ وہاں اب ایک خوشکن انقلاب کے آثار نمایاں ہیں۔ انشاء اللہ وہ وقت آئے گا۔ اور جلد آئے گا۔ کہ مشرقی افریقہ کی اقوام حقیقی اسلام کی آغوش میں آکر امن و سلامتی سے ہمکنار ہونگی۔ پھر وہاں ایک ہی مذہب ہوگا یعنے اسلام اور ایک ہی رسول ہوگا یعنے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

محمد عثمان صاحب۔ چین

مشرقی افریقہ کے عمری عبیدی صاحب کے بعد چین کے محمد عثمان صاحب نے اردو زبان میں تقریر کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم کا چینی انبیاء کی تعلیم سے موازنہ کر کے اسلامی تعلیم کی افضلیت ثابت کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس امر کو واضح کیا۔ کہ بنیادی طور پر چینی انبیاء کی تعلیم اسلام کے عین مطابق ہے ان سب نے ایک خدا کی تعلیم دی۔ اور انسانی زندگی کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی کہ انسان اصلاح نفس کے ذریعہ اپنے آپ کو خدا کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے بالمقابل آپ نے قرآن مجید کی آیات پیش کر کے بتایا کہ قرآن نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن جہاں چینی انبیاء کی تعلیمات میں ان امور کے متعلق صرف اشارے ملتے ہیں۔ وہاں قرآن مجید نے ان کی تفصیلات پر بھی نہایت حکیمانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ چینی عوام کو اسلام کی کامل تعلیم سے روشناس کرایا جائے۔ تا وہاں کے کروڑوں کروڑ باشندے اس کی حقانیت کے قائل ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی غلامی میں آکر فلاح دارین حاصل کریں۔ آپ نے کہا انشاء اللہ العزیز یہ کام چین کے احمدی نوجوانوں کے ذریعہ ہی انجام کو پہنچے گا۔

عبدالعزیز جمن بخش صاحب ڈچ گی آنا

چین کے محمد عثمان صاحب کے بعد ڈچ گی آنا (جنوبی امریکہ) کے مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب نے جنوبی امریکہ میں احمدیت کی آمد کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کرتے ہوئے وہاں عیسائی مشنریوں کے مقابلے میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ وہاں اسلام کی ترقی کے امکانات بہت روشن ہیں۔ وہاں سے احمدی نوجوان دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ربوہ آئے ہوئے ہیں جب وہ حصول علم کے بعد اپنے علاقوں میں واپس جائیں گے۔ تو انشاء اللہ العزیز ہمارے موجودہ مبلغین کرام کی تبلیغی مساعی میں خاطر خواہ وسعت پیدا ہو جانے کے باعث ان علاقوں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کا نصب العین کیا ہے؟

"اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں۔ اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدعا جو خدا تعالےٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے یہ ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنے میں نے جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالےٰ کی پرستش اور خدا تعالےٰ کی معرفت اور خدا تعالےٰ کے لئے ہو جانا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

میں احمدیت بڑی تیزی سے پھیلنی شروع ہو جائیگی اور وہاں اسلام کی فتح کا دن قریب سے قریب تر آجائے گا۔

تقریر کا آغاز کرتے ہوئے آپ نے بتایا اٹھارویں صدی کے آخر اور انیسویں صدی کے شروع میں عیسائیت نے جہاں ایک طرف ایشیا پر پورے زور سے حملہ کیا وہاں دوسری طرف اس نے جنوبی امریکہ کے ان مسلمانوں پر بھی یورش کر دی۔ جو کچھ عرصہ قبل ہی ہندوستان سے ترک وطن کر کے وہاں جا آباد ہوئے تھے عیسائیوں نے جب وہاں پورے جوش و خروش کے ساتھ تبلیغی مہم شروع کی تو وہاں کے مسلمانوں نے ہندوستان کے بعض مسلمان عالموں سے اپنے دین اور ایمان کی حفاظت کے لئے مدد چاہی۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔ اسی اثناء میں انہیں جماعت لاہور کے متعلق علم ہوا کہ وہ اسلام کی تائید میں لٹریچر شائع کرتے ہیں۔ چنانچہ انہیں لکھا گیا۔ انہوں نے لٹریچر بھیجا اور ان کے بعض مبلغ بھی وہاں آئے وقتی طور پر عیسائیوں کے حملے کا جواب دیا گیا اور وہاں ایک جماعت بھی قائم ہو گئی اس وقت وہاں ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے تو واقف تھے۔ لیکن حضور علیہ السلام کی شان سے بالکل بے خبر تھے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب نے کہا۔ جنوبی امریکہ میں ۱۹۵۱ء میں تبلیغ اسلام کا ایک نیا دور شروع ہوا اور وہ اس طرح کہ سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ نے مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی کو وہاں بھجوایا۔ مکرم ساقی صاحب نے حق و صداقت کے ایک بے باک مبلغ کی حیثیت میں وہاں پہنچتے ہی ایک نئے جوش اور نئے ولولے کے ساتھ تبلیغ اسلام کا کام شروع کر دیا۔ آپ کی اس جدوجہد کے نتیجے میں لوگ بہت جلد آپ کی طرف متوجہ ہونے لگے۔ آپ نے اردو اور انگریزی زبانوں میں جگہ جگہ لیکچر دے کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے حق میں ایک نئی رو چلا دی۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں جنوبی امریکہ کے مختلف ممالک ڈچ گی آنا، برٹش گی آنا، ٹرینیڈاڈ اور بعض دوسرے جزائر میں جماعت قائم ہو گئی۔ چونکہ وہاں ترقی کی رفتار بہت حوصلہ افزا تھی۔ اسلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ نے ۱۹۵۲ء میں ہمارے انگریز مبلغ جناب بشیر آرچرڈ کو وہاں بھجوا دیا۔ اسی طرح اب مرکز سلسلہ سے محترم ذکی عطاء اللہ صاحب فاضل جنوبی امریکہ میں مبلغ کے طور پر بھیجے گئے ہیں۔ ان سب مبلغین کرام کے پہنچنے اور ڈچ اور انگریزی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو جانے سے وہاں بفضلہ تعالیٰ ترقی کے امکانات پہلے سے بہت زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ جنوبی امریکہ کے احمدی احباب میں خدمت دین کا جذبہ ترقی کر رہا ہے۔ اب تک برٹش گی آنا ڈچ گی آنا اور ٹری نیڈاڈ سے تین نوجوان دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ربوہ آ چکے ہیں۔ ان میں سے برٹش گی آنا کے رحیم بخش صاحب چار سال تک دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن واپس جا چکے ہیں۔

آخر میں مکرم عبدالعزیز صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم جنوبی امریکہ کے احمدی آپ سب بھائیوں کے دل سے شکر گزار ہیں کہ آپ لوگوں کی قربانیوں سے ہی ہم نئی دنیا کے مسلمانوں کو اس آخری زمانہ کے موعود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کرنے اور حضور علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے آپ جنوبی امریکہ کے احمدی بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ اور خدمت اسلام کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ آمین۔

حنیف یعقوب صاحب ـــ ٹرینیڈاڈ

بعدہٗ ٹری نیڈاڈ کے مکرم حنیف یعقوب صاحب نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر روشنی ڈالی اور ٹرینیڈاڈ میں تبلیغ اسلام سے متعلق بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آپ نے کہا۔ ربوہ اگرچہ چھوٹی سی بستی ہے۔ لیکن دنیا میں خدمت اسلام کے لحاظ سے آج اسے جو اہمیت اور قدر و منزلت حاصل ہے اس کا صحیح اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں کہ جنہیں ہزارہا میل دور ہونے کے باوجود اس کی بدولت اسلام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر زندہ ایمان نصیب ہوا ہے۔ دیکھنے میں یہ بستی صفحہ عالم پر ایک خفیف سے نقطہ یا خاک کے ایک ذرہ کی طرح ہے۔ لیکن یہ خفیف سا نقطہ اور خاک کا ایک ذرہ دنیا کو روحانیت سے روشناس کرانے اور اقطائے عالم میں اسلام کو پھیلانے کی بے پناہ تڑپ اور جذبہ اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اسی بے پناہ تڑپ اور جذبہ میں اس کی قدر و منزلت کا سب راز پوشیدہ ہے کہنے کو یہ ایک دور افتادہ جگہ ہے۔ جہاں نہ شہری زندگی کی ہماہمی ہے اور نہ دنیوی کاروبار کی فراوانی لیکن یہ اپنے اندر وہ کشش رکھتی کہ جس کی بدولت روحانیت کے متلاشی دنیا کے کونے کونے سے یہاں کھنچے چلے آتے ہیں۔ آج بھی اس سرزمین میں مختلف ممالک کے بیس طلبہ علم دین حاصل کرنے کی غرض سے دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ ان میں گورے بھی ہیں اور کالے بھی۔ مشرق کے رہنے والے بھی ہیں۔ اور مغرب میں بسنے والے بھی اسلام کا درد رکھنے والے مشرق و مغرب کے نوجوانوں کی ربوہ میں موجودگی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار میل پر بیٹھے ہوئے لوگوں کے دلوں میں تحریک کر کے انہیں علم و عرفان کے اس سرچشمے کی طرف بھیج رہا ہے اور وہ عرفان و ایقان سے بہرہ ور ہو کر دنیا میں حق و صداقت پھیلانے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ یہ کرشمہ ایک آسمانی مصلح کی قوت قدسی کی بدولت ہی ظہور میں آسکتا تھا اس پر ہم جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کریں کم ہے۔

اس رنگ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت واضح کرنے کے بعد مکرم حنیف یعقوب صاحب نے ٹرینیڈاڈ میں مبلغ سلسلہ مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی کی آمد اور تبلیغی جدوجہد کے تفصیلی حالات بیان کئے اور اس ضمن میں بعض نہایت ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی۔

منصور احمد صاحب ـــ انڈونیشیا

مکرم حنیف یعقوب صاحب کے بعد انڈونیشیا کے منصور احمد صاحب نے تقریر کی آپ نے مشرقی انڈونیشیا کے جغرافیائی تاریخی اور ثقافتی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ مغربی انڈونیشیا کے حالات تو آپ لوگ وہاں سے واپس آنے والے مبلغین اسلام اور وہاں کے انڈونیشی احباب کی زبانی اکثر سنتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت بکثرت پھیل چکی ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہر آن اس کا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے انڈونیشیا میں ابھی تک عیسائیت کو بہت مضبوط پوزیشن حاصل ہے۔ اور وہاں بعض جزیروں میں ہندو مذہب کا بھی کافی زور ہے جیسا کہ جزیرہ بالی کے رہنے والے ہندو مذہب کے پیرو ہیں تاہم مغربی انڈونیشیا کی طرح مشرقی علاقوں کے انڈونیشی عوام بھی قبول حق کی صلاحیت سے پوری طرح بہرہ مند ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انڈونیشیا میں اور زیادہ تعداد میں مبلغ بھیجے جائیں تاکہ وہاں کے ایک ایک جزیرے میں ایک ایک شخص تک احمدیت کا پیغام پہنچ جائے۔ اگر ہم اور زیادہ قربانی سے کام لیں اور وہاں کام کی وسعت کے مطابق مبلغ مہیا کر دیں تو انڈونیشیا میں بہت جلد ایک روحانی انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ جو بالآخر سارے مشرق بعید میں انشاء اللہ العزیز اسلام کی روحانی فتح کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور اس علاقے میں اسلام کی حقیقی فتح کے خود سامان فرمادے آمین اللہم آمین۔

عبداللہ الشبوطی صاحب ـــ عدن

بعدہ عدن کے عبداللہ الشبوطی صاحب نے جماعت احمدیہ عدن کے ایمان و اخلاص اور جوش تبلیغ کا ذکر کیا اور اس ضمن میں بعض نہایت ایمان افروز واقعات سنائے آپ نے کہا پچھلے دنوں مجھے واپس عدن جانے کا اتفاق ہوا۔ میں نے وہاں جماعت میں بفضلہ تعالیٰ فرض شناسی کا وہی جذبہ کارفرما پایا جو ترقی کرنیوالی جماعتوں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ عدن کا ہر چھوٹا بڑا اپنے اندر خدمت دین کا بے پناہ جوش اور ولولہ رکھتا ہے وہ صرف زبان سے ہی حق کی طرف دعوت نہیں دیتے بلکہ ایسا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جس کے باعث آج عدن میں ان کی ایمانداری، دیانت سچائی اور اخلاص مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کا یہ

مشترکہ فرض

آپ کو اس بات سے اختلاف نہیں ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی اخبار روزنامہ الفضل کی اشاعت کو وسعت دینا صرف عملہ الفضل کا ہی کام نہیں بلکہ یہ تمام احباب جماعت کا ایک مشترکہ فرض ہے۔

اسلئے

آپ اپنا اور اپنی جماعت کا اس لحاظ سے ضرور جائزہ لیتے رہیں کہ اس مشترکہ فرض کی ادائیگی کس حد تک کی جا رہی ہے۔

اگر

تمام احباب اپنے اس مشترکہ فرض کو کما حقہ ادا کرنے کی کوشش کریں تو اخبار الفضل کی اشاعت دنوں میں دوگنی چوگنی ہو سکتی ہے۔

منیجر الفضل۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے علم کلام کی مقبولیت

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی)

سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بےنظیر علم کلام کی مقبولیت کا اس سے واضح اور روشن ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ بھی جو کل تک آپ کے علم کلام پر نقطہ چین تھے۔ اور یہ اعتراض کر رہے تھے۔ کہ آپ نے دیگر علماء کی کتب سے استفادہ کیا ہے۔ آج حضور کے علم کلام کے خوشہ چین بن رہے ہیں۔ اور نہ صرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے حسن کلام کی (دبی زبان سے) داد دے رہے ہیں۔ بلکہ حضور کا علم کلام اس قدر پُر تاثیر یقین کر رہے ہیں۔ کہ اس کے پیش کرتے وقت اس امر کا بھی اظہار نہیں کرتے۔ کہ یہ کس عالی مرتبت ہستی کا کلام ہے۔ اور اپنی طرف ہی منسوب کر کے اپنی کتب و رسائل میں اسے شائع کرتے چلے جا رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم پہلے بھی "الفضل" کی بعض اشاعتوں میں متعدد امثلہ پیش کر چکے ہیں۔ تاہم آج بھی ایک اور مثال قارئین "الفضل" کی خدمت میں رکھتے ہیں۔

آج سے اڑتیس برس قبل جولائی ۱۹۱۷ء میں "خطبات الحنفیہ" کے نام پر قریباً ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب مولوی ابوالبشر محمد صالح صاحب حنفی نقشبندی مصنف "التوحید الرسالت" نے شائع کی تھی۔ اس کتاب میں "بیسواں[20] وعظ در بیان فضائل رمضان" کے تحت مؤلف نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم اردو کلام سے بعض اشعار لے کر (معمولی تغیر کے ساتھ) شائع کر دیئے ہوئے ہیں جنہیں ہم احمدی احباب کے ازدیادِ ایمان کی خاطر "خطباتِ حنفیہ" سے درج ذیل کرتے ہیں۔

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو پاتا نہیں کبھی انساں
جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں
ان پہ نیکی کا کچھ اثر ہی نہیں
ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
اس سے ملتا ہے خالقِ اکبر
کوئے حق میں یہ کھینچ لاتا ہے
پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے
سینے کو خوب صاف کرتا ہے
سینے میں نقشِ حق جماتا ہے
دل سے غیرِ خدا اٹھاتا ہے
بحرِ حکمت ہے یہ کلام تمام
عشقِ حق کا پلاتا ہے یہ جام
اس کے منکر جو بات کہتے ہیں
سر بسر واہیات کہتے ہیں
دل سے حق کو بھلا دیا ہیہات
دل کو پیغمبر بنا لیا ہیہات

(خطبات الحنفیہ ص۲۰۵ مطبوعہ مفید عام پریس لاہور)

ان اشعار کو درج کرتے وقت مؤلف کتاب "خطبات الحنفیہ" نے ترتیب کو بھی ملحوظ نہیں رکھا۔ اور بعض مقامات سے درمیانی اشعار (جن سے نفسِ مضمون پر خوب روشنی پڑتی تھی) عمداً چھوڑ دیئے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا اشعار حضور کے اپنے الفاظ میں شائع کر دیئے جائیں تا کہ قارئین "الفضل" اصل اور نقل میں موازنہ کر کے حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر
کوئے دلبر میں کھینچ لاتا ہے
پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے
اس کے منکر جو بات کہتے ہیں
یونہی اک واہیات کہتے ہیں
تم نے حق کو بھلا دیا ہیہات
دل کو پتھر بنا دیا ہیہات
جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں
ان پہ اس یار کی نظر ہی نہیں
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے
سینے کو خوب صاف کرتا ہے
بحرِ حکمت ہے وہ کلام تمام
عشقِ حق کا پلا رہا ہے جام
سینے میں نقشِ حق جماتی ہے
دل سے غیرِ خدا اٹھاتی ہے[1]

(براہینِ احمدیہ حصہ سوم (فصل اول) ص۲۶۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منظوم کلام ایک طویل نظم پر مشتمل ہے۔ ہم نے یہاں وہی اشعار درج کئے ہیں۔ جو کہ مؤلف "خطبات الحنفیہ" نے لئے ہیں۔ اگر انسان اسی حصہ پر ہی بنظرِ تعمق غور کرے۔ تو اس پر یہ حقیقت نہایت روشن صورت میں عیاں ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس مادہ پرست زمانہ میں اصلاحِ خلق کے لئے جس برگزیدہ مامور کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس کی دوربین نگاہ نے اہلِ زمانہ کی روحانی امراض کو دیکھ کر ان کا جو علاج بیان فرمایا ہے۔ وہ کس قدر مناسب اور حکمت پر مبنی ہے۔ مسلمانوں نے ازمنہ ماضیہ میں قرآن کریم سے وابستگی پیدا کر کے اور اس کی مقدس تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی دنیا میں سرفرازی حاصل کی تھی۔ اگر اسلامی تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالی جائے۔ تو صاف معلوم دیتا ہے۔ کہ امتِ مسلمہ کی ترقی و کامیابی کا راز اسی بات میں مضمر تھا۔ کہ اس نے قرآنی احکام کو عملی جامہ پہنانے کی وجہ سے اپنا رابطہ مولا کریم سے پیدا کر لیا تھا۔ اسی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مامور زماں مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ ؎

ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر
کوئے دلبر میں کھینچ لاتا ہے
پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے

آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے مطالعہ کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اسی میں زمانۂ حال کی روحانی امراض کا قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں نہایت تسلی اور تشفی بخش علاج بتایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضور کے علم کلام سے وہ لوگ بھی استفادہ کر رہے ہیں۔ جنہیں آپ کی غلامی سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ بلکہ ان کی ساری عمر ہی مخالفینِ احمدیت کی ہمنوائی میں گزری اور گزر رہی ہے۔ اگر آج مصلحتِ وقت کے باعث یہ لوگ فیوض و برکاتِ مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر نہیں کرتے تو کیا ہوا؟ وہ مبارک اور خوشکن دور آنے ہی والا ہے۔ جبکہ کیا مذہبی اور کیا دیگر قوموں کے لوگ اپنی روحانی تشنگی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدید علم کلام سے ہی بجھائیں گے۔ اور فخریہ طور پر اس امر کا اظہار کریں گے۔ کہ ہمیں روحانی دکھوں سے مخلصی حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے علم کلام کی برکت سے ہی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں ؎

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آئیں گے میرے سخن میرے بعد

حاشیہ [1] اس شعر سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر تھا۔ جو مؤلف "خطبات الحنفیہ" نے عمداً چھوڑ دیا ہے ؎

بات جب اس کی یاد آتی ہے
یاد سے ساری خلق جاتی ہے

بل والوں کی دنیا باوا

(از مکرم چودھری عبدالواحد صاحب دریا دلی بی اے)

بل والوں کی دنیا باوا
نربل کے بھگوان

اے بزرگ طاقتوروں کی ہی دنیا ہے۔ کمزوروں کا تو خدا ہی ہے۔

بل سے مایا۔ بل سے کایا | نربل نام نہ کوئی پایا
بل والا بلوان
باوا نربل کے بھگوان

طاقت سے ہی دولت ملتی ہے۔ طاقت سے ہی ہستی قائم رہتی ہے۔ طاقت والا ہی تو انا ہے۔ کمزور کا تو خدا ہی ہے۔

بل والے کی بات سیانی | نربل گیانی۔ پر اگیانی
کون کرے سنمان
باوا نربل کے بھگوان

طاقتور کی ہی بات سیانی ہوتی ہے۔ کمزور عالم بھی جاہل گنا جاتا ہے اسکی کون عزت کرتا ہے کمزور کا تو خدا ہی ہے

پاپی دمبھی چھدمی جگ میں | کپٹ چھل کرتے پگ پگ میں
ہردے بھرے ابھیمان
باوا نربل کے بھگوان

گناہ کا کام کرنے والے بہانے خور۔ مطلب خور جو قدم قدم پر چھل کپٹ کرتے ہیں۔ ان کے دل نخوت سے بھرے ہوئے ہیں۔ کمزور کا تو خدا ہی ہے۔

رام نام نہ کوئی جانے | دھرم کی بات نہ کوئی مانے
چھول اور اگیان
باوا نربل کے بھگوان

خدا تعالیٰ کا نام کوئی نہیں جانتا۔ مذہب کی بات کوئی نہیں مانتا۔ چاروں طرف جہالت ہی۔ کمزور کا تو خدا ہی ہے۔

آو من پریتم سے جوڑیں | نشور جگ سے منہ کو موڑیں
ہردے بسے بھگوان
باوا نربل کے بھگوان

آؤ اپنا دل خدا اپنے محبوب سے لگائیں۔ اس فانی دنیا سے اپنا منہ موڑ لیں۔ تا کہ دل میں خدا تعالیٰ بسے۔ کمزور کا تو خدا ہی ہے۔

آپ کی جماعت تحریک جدید کی فہرست مکمل کر چکی؟

اگر نہیں تو ۳۱ جنوری تک مکمل کریں

تحریک جدید کے نئے سال کے وعدوں کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وکیل المال کو ہدایت فرمائی تھی کہ

"اس سال پانچ لاکھ جمع کیا جائے"

مگر ۳۱ دسمبر تک وعدوں کی میزان بھی نصف سے کچھ زیادہ ہے۔ تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کی وسعت تقاضا کرتی ہے کہ کم از کم اس سال میں پانچ لاکھ روپیہ جمع ہونا اشد ضروری ہے اس لئے "دفتر وکیل المال" جن جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں آئے یا جن کے وعدوں کی ایک دو یا زیادہ قسطیں آچکی ہیں مگر ان کی فہرست مکمل نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ بعض احباب وعدے کرنے والے باقی ہیں۔ اور دفتر کا ریکارڈ بھی کہہ رہا ہے کہ ان کی فہرست نامکمل ہے۔ ان کو دفتر ایک چٹھی کے ذریعہ بھی توجہ دلا رہا ہے۔ اس لئے جماعتوں کے امیر یا صدر صاحبان اور سیکرٹری تحریک جدید فوری توجہ فرمائیں اور وہ حضور ایدہ اللہ کی عرفان و حقائق سے پر تقاریر بھی جلسہ سالانہ میں سن چکے ہیں اور ان کے ایمان و اخلاص میں زیادتی ہوئی ہے اب وہ تحریک جدید کے تبلیغی کام میں قدم اٹھا کر ۳۱ جنوری تک اپنے وعدوں کی فہرست مکمل کریں۔ فرمایا:

یاد رہے یہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ جو خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہوگا وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

انعامی مقابلہ

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی کو اپنے نشان میں ماٹو (Motto) کے طور پر درج کرنے کے لئے کسی مختصر مجموعۂ الفاظ کی ضرورت ہے جس میں ایک یا چند اخلاق کو اپنایا جائے کوئی مصرعہ کسی زبان میں۔ کوئی آیت یا حدیث لکھی جا سکتی ہے۔ احباب اپنے اپنے الفاظ تجویز فرما کر ۳۱ جنوری تک سیکرٹری جنرل۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن احمدیہ ہال کراچی ۳ کے پتہ پر بھجوا دیں۔ مناسب جملہ بھجوانے والا دس روپے انعام کا مستحق ہوگا۔ اور اسے نشان میں درج کر لیا جائے گا

(پراپیگنڈا سیکرٹری) احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی

مولوی غلام رسول صاحب مرحوم

مولوی صاحب مرحوم ایک مختصر سی بیماری کے بعد ۱۲ دسمبر ۵۵ء کو ایک بجے دن وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب مرحوم بھینیاں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ چار بھائی تھے جن میں سے دو زندہ ہیں۔ بچپن میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت ملی۔ محکمہ ڈاک میں ۳۴ سال تک ڈاکیہ کے طور پر کام کرنے کے بعد پنشن پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر قریباً ۷۵ سال تھی۔

قیام پاکستان کے بعد جب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بدوملہی میں کوٹھی الاٹ کروائی تو ان کے ساتھ ہی رہائش کیلئے بدوملہی آ گئے۔ کوٹھی مسجد سے ایک میل دور تھی مگر پھر بھی مولوی صاحب بیشتر نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔

کچھ عرصہ کے بعد شاہ صاحب بمعہ اہل و عیال ربوہ چلے گئے اور مولوی صاحب کو کوٹھی کی رکھوالی کے لئے چھوڑ گئے۔ جہاں وہ وفات تک اپنا یہ فرض ادا کرتے رہے۔ آخری ایام میں مولوی صاحب بیمار ہو گئے میرے والد ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بدوملہی ان کو اپنے گھر لے آئے جہاں ان کا علاج کرنے پر کافی افاقہ ہو گیا۔

چند دنوں کے بعد سابقہ بیماری نے پھر حملہ کیا اور ایسا زور کیا کہ ان کی جان لے کر ہی رہی مولوی صاحب کے حواس آخر تک قائم رہے۔ احباب مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار محمد صالح صدیقی پوسٹ بکس ۴۸۱۷ کراچی سٹی

درخواست دعا: برادرم محمود احمد صاحب ساکن ٹکیانہ ضلع گجرات بوجہ نمونیا بیمار ہیں۔ ان کے بچے بھی بیمار پڑے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد سعید پنشنر ربوہ

زکوٰۃ اور تجار

بعض ضروری مسائل کا خلاصہ

وما آتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون (پ ۲۱ ع ۷)

ترجمہ:۔ اور جو اموال تم زکوٰۃ کے طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو پس یہی لوگ اپنے اموال کو بڑھانے والے ہیں

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

مال تجارت کے راس المال اور اس کے ان منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوا ہے خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہو یا جنس یا دین اور قرض ہو جس کی وصولی کی غالب امید ہو سکتی ہو ان پر زکوٰۃ لازم ہے۔ جب راس المال پر سال گزر جائے تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوا ہے گو ابھی اس پر سال نہ گزرا ہو تو بھی راس المال کے ساتھ اس منافع کی زکوٰۃ بھی دینی لازم ہوتی ہے۔ ہاں جو قرضہ ایسا ہو کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں یا ضعیف سی امید ہے اور غالب گمان یہی ہے کہ وصول نہیں ہوگا تو ایسے قرضہ پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر باوجود امید نہ ہونے کے وہ وصول ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے مگر پہلے نہیں۔ سب اہل اسلام کا اس پر عمل درآمد ہے

(نظارت بیت المال ربوہ)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی اہمیت اور اس کی اشاعت

جماعت کے مخلص دوستوں کو ریویو آف ریلیجنز کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کو یاد رکھتے ہوئے رسالہ ریویو کے بارہ میں توجہ فرمانی چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات حسب ذیل ہیں۔

(۱) "ریویو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا پرچہ اور ایسا پرچہ جس میں آپ نے خود حصہ لیا تھا اور اس میں مضمون لکھے تھے۔ سوائے ریویو کے جماعت میں اور کوئی نہیں" (الفضل ۔۔ ۵۵ء)

(۲) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانے کی جماعت کے لحاظ سے اس کے کم از کم دس ہزار خریدار ہونے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی اور موجودہ تعداد کے لحاظ سے تو اب اس کے لاکھوں تک خریدار ہونے چاہئیں"

(۳) "باہر سے جو خطوط آتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی لوگ اس (ریویو) سے بہت متاثر ہو رہے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں" (الفضل ۳۱ دسمبر ۵۲ء)

(۴) یہ امریکہ میں جاتا ہے۔ انگلینڈ میں جاتا ہے۔ جرمنی میں جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف ممالک میں جاتا ہے۔ یہ فلپائن سے جو بیعت آئی ہے غالباً یہ بھی اسی کے ذریعہ آئی ہے۔ ہم نے فلپائن وغیرہ میں پرچے بھجوانے شروع کئے تھے۔ یہ پہلی بیعت غالباً اسی ریویو کی اشاعت کی وجہ سے ہوئی ہے!

(۵) "اگر یہ دس ہزار چھپے .... اور دنیا کی تمام لائبریریوں میں جانا شروع ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ سال دو سال کے اندر تہلکہ پڑ جائیگا"

(الفضل ربوہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

اعلان گمشدہ رسید بک

رسید بک نمبر ۲۷۵۷ جو کہ جماعت احمدیہ گندیاں ضلع میانوالی کو مورخہ ۵-۹-۵۱ کو بھجوائی گئی تھی گم ہو گئی ہے لہٰذا کوئی دوست اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی کو اس رسید بک کا علم ہو تو نظارت ہذا کو فوراً اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

58

طبی معلومات

طفل شیر خوار اور چھوٹے بچوں کی غذا

ڈاکٹر بنجیمن اسپاک جو کہ ایک نامور طبیب ہیں اپنے والدین کی چھے اولادوں میں سے پہلی اولاد ہیں۔ ہوشمند اور باشعور مائیں خصوصیت کے ساتھ پہلے بچہ کی غور و پرداخت خاص احتیاط سے کرتی ہیں۔ اور دوسرے اور تیسرے نمبر پر پیدا ہونے والے بچوں کا اس قدر خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اسپاک کی والدہ نے ان کی خوراک اور پرورش میں ان اصولوں کا بڑا خیال رکھا جو ڈاکٹر کوٹ نے بچوں کی خوراک اور نگہداشت کے متعلق اپنی کتاب میں لکھے ہیں۔

اس زمانہ میں بچوں کو ٹھوس غذا ایک سال کی عمر تک نہیں دی جاتی تھی اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ایک سال سے پہلے بچوں کے معدے میں ٹھوس غذا ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ کیلا تو اس عمر میں بالکل ناقابل ہضم خیال کیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر اسپاک کو بارہ برس کی عمر میں پہلے پہل نصف کیلا کھانے کو دیا گیا "ثمر ممنوعہ" کو جب انہوں نے چکھا تو ڈر تھا کہ کہیں کیلے کی ثقالت ہلاکت تک نوبت نہ پہنچا دے۔

اس واقعہ کا ذکر ڈاکٹر اسپاک نے خود اپنی کتاب میں کیا ہے۔ جو انہوں نے بچوں کی خوراک کے متعلق مشہور ماہر خوراک میریم لوڈیمبرگ کی شرکت میں لکھی ہے۔ نوجوانی میں خود ڈاکٹر اسپاک کی غذائی مشکلات بہت عام قسم کی تھیں۔ کوکو کی بالائی بھی ان کے نازک مزاج معدے پر گراں گزرتی تھی۔ ۲۵ سال کی عمر سے پہلے موسم سرما کے شربت ان کے لئے ناقابل ہضم تھے۔ کیونکہ ان کی والدہ نے پانچ سال کی عمر تک ایسی چیزیں ان پر حرام قرار دے دی تھیں۔

چنانچہ اب بچوں کی خوراک پر امریکہ کے مستند ترین ماہر ڈاکٹر اسپاک نے ماؤں کے لئے وہ ہدایات اور مشورے پیش کئے ہیں جو خود انہوں نے بڑی اذیتوں اور مصیبتوں سے گزر کر سیکھے ہیں۔ مثلاً کیلا شیر خوار بچوں کو دو سے چار ماہ کی عمر سے ہی دینا شروع کیا جا سکتا ہے۔ کیلا بچوں کی پہلی جامد (Solid) غذا ہو سکتی ہے۔ یہ پہلا خام پھل ہے۔ جو بچوں کو بلاخوف و خطر دیا جا سکتا ہے ـــــ اور ۱۶ سال تک ہر عمر کے بچوں کو جتنی مرتبہ بھوک لگے۔ غذات روکنا نہیں چاہیئے (صحیح بھوک کے موجود ہونے کی شناخت ہر حال کے لئے ایک نازک مسئلہ ہے اور اس شناخت کو حاصل کرنے کے دانش اور تجربہ کی بڑی ضرورت ہے) "دن میں صرف تین کھانے" کا رواج "ظالمانہ" بے اصولی پر مبنی ہے۔

بچوں کی اشتہا کو رنگوں سے ابھارا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اسپاک اور ڈاکٹر لوڈیمبرگ مشورہ دیتے ہیں کہ بچوں کے دودھ میں برف کے رنگین ٹکڑے ڈال دینے سے غذا کے ساتھ ان کی دلچسپی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی آلو کے تلے ہوئے رنگین ٹکڑے یا رنگین پاپڑ بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ تقریبوں کے موقع پر ایسی غذائیں بہت مناسب ہوتی ہیں۔

اگر بچہ انڈے اور دودھ کی شکل میں اپنے ناشتہ کا پروٹین لینا پسند نہیں کرتا تو بہتر ہے اس کو تلی ہوئی مونگ پھلی یا قیمہ یا گوشت اور مچھلی کے بھنے ہوئے تسلے دیئے جائیں۔ ڈاکٹر اسپاک چند اصولوں پر زور دیتے ہیں:۔

شکر کی مٹھائیاں بچوں کے لئے اچھی نہیں ہیں۔ ایسی چیزوں سے بچوں کے دانت بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو بچوں کو اس قسم کی مٹھائیوں سے دور رکھا جائے۔ خیال رکھا جائے کہ کھلانے کی غرض سے ایسی چیزوں کو رشوت کے طور پر دینا سخت غلطی ہے لیمن ڈراپ کی قسم کی مٹھائیوں پر بچوں کو ہلا لینا اس قسم کی چیزوں کے لئے ان کی اشتہا میں روز افزوں اضافہ کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

فالج الاطفال کے استیصال میں نمایاں ترقی

امریکہ کی پبلک ہیلتھ سروس کے محکمہ نے گذشتہ اکتوبر کی رپورٹوں کی بنیاد پر پچھلے ہفتہ میں یہ امید ظاہر کی ہے کہ ۱۹۵۵ء میں فالج الاطفال کی وبا گزشتہ ۴ سال کے مقابلہ میں کم رہے گی۔

رپورٹ میں بتلایا گیا ہے کہ اس سال ۲۷،۲۵ بچے مرض میں مبتلا ہوئے جبکہ ۱۹۵۴ء میں ۳۳،۰۷۸ بچوں پر اس مرض کا حملہ ہوا تھا پبلک ہیلتھ سروس کا خیال ہے کہ ۱۹۵۵ء-۵۶ کے سال کے اختتام تک جو کہ مارچ کے آخر میں ختم ہوتا ہے۔ ۲۹ ہزار سے زیادہ کیس نہیں ہونگے جبکہ اتنے ہی عرصہ میں ۱۹۵۱ء میں ۲۸ ہزار تین سو چھیاسی کیس ہوئے تھے۔ حالانکہ یہ تعداد گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اسی طرح اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۹۵۵ء میں اس مرض سے مرنے والوں کی تعداد ۷۵۰ سے لے کر ۸۰۰ تک ہوگی۔ یہ تعداد پچھلے کئی سالوں کی تعداد سے بہت کم ہے گذشتہ سال مرنے والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار تھی۔ سالک کے ٹیکے کو اس ترقی میں بڑا دخل نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ٹیکہ بہت کم بیماروں کو دیا جا سکا ہے۔ بہت سے مریضوں کو ایک سے زیادہ ٹیکہ نہیں لگایا جا سکا۔ اس مقدار کا فائدہ بہت مشتبہ ہے لیکن یہ ٹیکہ بہر حال مفید ثابت ہوا ہے۔ پانچ سے نو سال کی عمر تک کے ستر لاکھ بچوں کو یہ ٹیکہ لگایا گیا۔ ٹیکہ شدہ بچوں میں سے ۲۵ فیصدی سے لے کر ۵۰ فی صدی تک بچوں میں وبا کی شدت غیر ٹیکہ شدہ بچوں کے مقابلہ میں کم رہی۔

مذکورہ بالا اعداد و شمار اور متوقع محفوظ تر ٹیکہ کی بنیاد پر فالج اطفال کی انجمن نیشنل فاؤنڈیشن کے بیسل اوکونر یہ یقین دلاتے ہیں کہ سات سے دس سال تک ممالک متحدہ امریکہ سے فالج الاطفال کو نیست و نابود کر دیا جائے گا۔

خون کا دباؤ کیوں بڑھ جاتا ہے

مچگن یونیورسٹی کے ڈاکٹر جیروم کان کا خیال ہے کہ خون کے دباؤ کی زیادتی کا ایک اہم سبب ایک ہارمون (الڈوسیٹرون) کی زیادتی ہو سکتی ہے یہ ہارمون کلاہ گردہ میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا انکشاف حال ہی میں انگلستان میں ہوا ہے۔

اس کے زیادہ پیدا ہونے سے "الڈوسیٹرونیت" کا مرض پیدا ہو جاتا ہے جو ایک نیا مرض ہے جس میں شریانیں متاثر ہو جاتی ہیں اور خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے مریض ۲۰ سال کے اندر مر جاتے ہیں۔

شریان پیوندی کے ذریعہ بحالی دوران خون

پہلا شریانی بنک:۔ خون کے بنک تو دنیا کے مختلف ملکوں میں عام ہیں مگر اب نیدرلینڈ ز میں شریانوں کا بنک بھی قائم کیا گیا ہے۔ جہاں حادثات میں مرے ہوئے نوجوانوں کی لاشوں سے شریانیں نکال کر محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ ان شریانوں سے مختلف ضرورت مند ڈاکٹر اس وقت استفادہ کر سکتے ہیں۔ جبکہ کسی شخص کی کوئی بڑی شریان اس قدر تلف یا ماؤف ہو جائے کہ دوران خون میں مزاحمت ہونے لگے۔ شریانوں کے پیوند لگا کر صحیح دوران خون کو بحال کیا جا سکتا ہے جس سے ماؤف اعضاء کا بتر (کاٹ ڈالنا) غیر ضروری ہو گا۔ اور بہت سی جانیں بچائی جا سکیں گی۔

ڈچ قانون مُردہ لاشوں کی چیر پھاڑ کی اجازت دیتا ہے۔ بشرطیکہ متوفی کے رشتہ داروں سے اجازت حاصل کر لی جائے۔ چنانچہ ناگہانی حادثات سے مرے ہوئے نوجوانوں کی لاشوں سے شریانی عطیوں کے لئے سہارے ملک میں وسیع پیمانے پر اپیل کی جا رہی تاکہ شریانی بنک میں کافی ذخیرہ جمع ہو جائے جو ضرورت کے وقت فوراً کارآمد ہو سکے۔ لیکن یہ عطیے صرف انہیں اشخاص کی لاشوں سے قبول کئے جاتے ہیں جو حادثہ کے وقت ہر طرح صحت مند حالت میں تھے اور جن کی عمر ۲۵ سال سے زائد نہ رہی ہو۔ نکالی ہوئی شریانوں کو "منجمد خشکی" کے طریقے سے منجمد کر کے محفوظ رکھا جاتا ہے تبریدی انجماد کا یہی طریقہ مائیت خون (پلازما) کو محفوظ رکھنے کے لئے اب تک استعمال کیا جاتا ہے جس کے لئے "ڈچ مرکز ہلال احمر" میں خاص [illegible] کا انتظام کیا گیا ہے۔

(اخبار الطب)

پیرس کے مصری سفیر کا انتقال

پیرس ۱۴ جنوری محمد عبدالقاضی معاہد مصر کے سفر متعینہ پیرس جو کہ پیرس میں مصری سفارت خانے میں پہلے قونصلر کی حیثیت سے اپنے عہدے کا چارج سنبھالنے کے لئے بذریعہ طیارہ قاہرہ سے پیرس جا رہے تھے طیارہ میں ہی فوت ہو گئے۔ معاہد کی عمر ۳۸ سال تھی۔ ان کی اہلیہ اور دو بیٹیاں بھی ان کے ہمراہ سفر کر رہی تھیں۔ طیارہ کے قاہرہ سے پرواز کرتے ہی ان کی طبیعت ناساز ہو گئی تھی لیکن جلد ہی ان کی حالت ٹھیک ہو گئی اور وہ محو خواب ہو گئے۔ اس کے بعد علی الصبح جب ہوائی ہوسٹس نے انہیں اٹھانا چاہا تو علم ہوا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔

جامعۃ المبشرین کے طلبہ سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ ۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جس میں احباب جماعت کو خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرنے اور نسلاً بعد نسلٍ کرتے چلے جانے کی طرف توجہ دلائی حضور کی اس پر معارف تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اس امر کا ذکر فرمایا کہ مولوی محمد شریف صاحب سالہا سال تک اپنے والدین اور عزیز و اقارب سے جدا رہ کر غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں حضور نے فرمایا۔ انہوں نے اپنے وطن گھر بار اور عزیز و اقارب سے یہ طویل جدائی خدمت دین کے لئے برداشت کی۔ جو حالات ان کو پیش آئے ہیں ان میں سے گذرنے کے لئے ہر ایک کو تیار رہنا چاہیئے کیونکہ ان چیزوں سے جدائی اختیار کئے بغیر دنیا میں دین کی اشاعت نہیں ہو سکتی۔ اس موقعہ پر حضور نے اپنا ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جو قوم دنیا میں باہر نکلنے اور نو آبادیاں قائم کرنے کا شدید اشتیاق رکھتی ہے وہ کبھی تباہ نہیں ہوتی حضور نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ہم میں یہ سپرٹ قائم رہے گی کہ ہم خدمت دین کی خاطر اپنے وطنوں کو خیر باد کہنے میں رضا بالقضاء کا نمونہ دکھائیں اور تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر کے دنیا میں روحانی نو آبادیاں قائم کرتے چلے جائیں گے۔ اس وقت تک خدا کی تائید و نصرت اور اس کی حفاظت ہمارے شامل حال رہے گی اور ہم دنیا میں ترقی کرتے چلے جائیں گے

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا دنیا میں جتنی بھی فاتح قومیں گذری ہیں انہوں نے پہلے اپنے وطنوں کو چھوڑا اس کے بعد ہی انہیں فتوحات نصیب ہوئیں۔ عربوں نے اپنے وطن کو چھوڑا ترکوں نے چھوڑا، یہودیوں نے چھوڑا آرین نسل کے لوگوں نے چھوڑا۔ اور وہ دور دور ملکوں میں پہنچ گئے۔ اگر وہ اپنے وطنوں کو نہ چھوڑتے۔ تو انہیں فتوحات نصیب نہ ہوتیں اور وہ نئے نئے ملکوں کے وارث نہ بنتے پس اگر ہمیں بھی خدا کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے وطن چھوڑنے پڑیں۔ تو اس میں کوئی بڑی بات نہیں۔

قربانیوں کا تسلسل

اس موقعہ پر حضور نے جامعۃ المبشرین کے طلبہ کو خصوصیت سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک ہجرت قومی ہوتی ہے اور ایک ہجرت فردی ہوتی ہے۔ حکیم فضل الرحمن صاحب مرحوم، مولوی محمد شریف صاحب مولوی جلال الدین شمس صاحب اور اسی طرح ہمارے دوسرے مبلغوں نے اپنے وطن سے دس دس پندرہ پندرہ سال مہجوری اختیار کر کے دوسرے ممالک میں دین کی خدمت کا فریضہ ادا کیا وہ فردی ہجرت کا ہی ایک نمونہ ہے۔ ان سب کی مثالیں تمہارے سامنے ہیں ان قربانیوں کے تسلسل کو قائم رکھنا تمہارا کام ہے۔ اگر قربانیوں کا یہ تسلسل جاری رہے۔ تو پھر فکر کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسی قوم کبھی ضائع نہیں ہو سکتی۔ جو قوم قربانیوں کے تسلسل کو جاری رکھتی ہے۔ یعنی اس میں قربانیوں کا سلسلہ ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا چلا جاتا ہے۔ تو پھر اس قوم کا ہر فرد بجائے خود ایک امت کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس کو ایک طرح سے دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ افراد مر سکتے ہیں امتیں نہیں مرتیں۔ انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ ان ابراھیم کان امۃ کہ ابراہیم ایک امت تھا یہی وجہ ہے کہ ابراہیم کا نام آج تک زندہ ہے اور ہم ان کے نام پر درود بھیجتے چلے آ رہے ہیں۔ اسی لئے میں نے وقف کی تحریک کے متعلق تمہیں کہا تھا کہ تم خدمت دین کیلئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کو اپنی نسلوں میں جاری رکھو اور اس بات کا عزم کرو کہ تمہارے خاندانوں میں یہ تحریک چلتی چلی جائے گی۔ اور ہر نسل میں ہر خاندان کا کوئی نہ کوئی فرد خدمتِ دین کے لئے ضرور آگے آتا رہے گا۔ اس طرح تم میں سے ہر شخص ایک امت کی شکل اختیار کرے گا اور اس کا نام چلتا چلا جائیگا کیونکہ امت کی عمر کو دائمی قسم کی زندگی کہتے ہیں۔ پس یہ عہد کر لو کہ تم اپنے اندر ہی نہیں بلکہ اپنی نسلوں میں بھی اس روح کو زندہ رکھو گے اللہ تعالیٰ نے جہاں حضرت ابراہیمؑ کو ان کی قربانی کی وجہ سے امت قرار دیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی ہم کو ان کی پیروی کرتے ہوئے اسی اسوہ پر عمل کرنے کی تلقین کی ہے۔ جیسا کہ فرمایا ......

واتخذوا من مقام ابراہیم ......

صفحہ ۴

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کر دیا ہے اور ان علمی اغراض کے سوا ایسی عکسی تصاویر کا رواج ... بالکل ناجائز ہے اس طرح دوسرے انسانوں، جانوروں، درختوں اور دیگر مظاہر قدرت کی تصاویر اپنے اپنے محل پر علمی اغراض کے لئے جائز ہیں۔ لیکن اگر شرک کے پہنچنے کا ذرا بھی شائبہ ہو جواب شاید ممکن نہیں کسی قسم کی تصویر اسلام میں جائز نہیں۔ اس لحاظ سے مصر کے مفتی اعظم نے جو اپنے فتویٰ کی وضاحت فرمائی ہے۔ ہماری دانست [illegible] ... رہے۔

متحدہ محاذ پارلیمانی پارٹی مسودہ دستور کی دو تہائی دفعات میں ترامیم پیش کرے گی

ڈھاکہ ۱۶ جنوری۔ متحدہ محاذ پارلیمانی پارٹی نے کل شام اپنے ایک اجلاس میں مسودہ آئین کی دو تہائی دفعات میں ترامیم پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان ترامیم کو ایک طویل قرارداد کی صورت دے دی گئی ہے۔

ترامیم کا یہ فیصلہ ایک ہفتہ کی طویل بحث کے بعد کیا گیا۔ امروزہ اجلاس کی صدارت چودھری یوسف علی نے کی جو مرکزی مخلوط پارٹی کی مقرر کردہ دستوری کمیٹی کے بھی رکن ہیں۔ پارٹی کے گذشتہ تین دنوں کے اجلاس میں متحدہ محاذ پارٹی کے قائد اے۔ کے فضل الحق شامل نہ تھے اور نہ ہی وہ کل کے اجلاس میں شامل ہوئے۔ مذکورہ قرارداد کی ابتداء میں مرکزی وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چودھری کے دستور سے متعلقہ بیان پر اظہار افسوس کیا گیا ہے اور ان کے اس بیان کو پارٹی کی رائے کے خلاف قرار دیا گیا۔

آندھی سے سترہ طیاروں کو نقصان

لیوغز: فرانس ۱۶ جنوری۔ جنوب مشرقی فرانس میں زبردست آندھی کے سبب ۱۷ امریکی طیاروں کو نقصان پہنچا۔ یہ طیارے کل یہاں آئے تھے اور اٹلی جا رہے تھے۔ آندھی کی رفتار ۹۰ میل فی گھنٹہ تھی جس سے ایک سونٹ اونچا کرین بھی گر پڑا۔ اس کے گرنے سے ایک عمارت کا کچھ حصہ اور تین گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ ایک جگہ ایک چھت اور دیوار گر پڑی جس سے ایک موٹر سائیکل اور سوار زخمی ہو گیا۔

(۲) روحانی نو آبادیاں

تقریر کے آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اسی طرح جہاں تم خود اپنے وطنوں کو خیر باد کہو وہاں باہر جا کر روحانی آبادی قائم کرنے کے اشتیاق کا پورا پورا مظاہرہ کرو جہاں تمہارا اپنا وجود ایک امت کی طرح ہو وہاں تم ایک دو کو نہیں بلکہ امت کی امت کو اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کرو۔ باہر جا کر ایک یا دو کو احمدی بنانا کافی نہیں ہے بلکہ چاہیئے کہ کروڑوں کروڑ انسان اور ملک کے ملک تمہارے ذریعہ قبول حق کی سعادت حاصل کریں حضور نے فرمایا۔ پس تم میں سے ہر شخص کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ ایک امت بن جائے وہ خود بھی خدمت دین کی روح کو زندہ رکھے اور اپنی نسلوں کو بھی اس کے لئے تیار کرے تا دنیا کے ایسے خادموں کی ایک امت کے بعد دوسری امت پیدا ہوتی چلی جائے یہاں تک کہ وہ زمانہ آ جائے کہ دنیا میں ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو۔ اگر اس عزم کے ساتھ تم دین کی خدمت کرو گے اور کرتے چلے جاؤ گے تو خدا یقیناً تمہاری مدد کرے گا اور کامیابی ضرور تمہارے قدم چومے گی

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔